سوال

(16)امام ضامن کا روپیہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

''امام ضامن کا روپیہ'' باندھنے کی شرعی طور پر کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض کم عقل لوگ موسیٰ کاظم کے بیٹے علی رضا کو امام ضامن کہتے ہیں۔ امام ضامن کی نذرونیاز کی رقم "امام ضامن کا روپیہ" کہلاتی ہے۔جسے فاسد العقیدہ لوگ سفر پر جاتے وقت اپنے بازو پر باندھ لیتے ہیں تاکہ دورانِ سفر میں خیریت سے رہیں، جبکہ شریعت نے سفر میں خیریت و عافیت میں رہنے کے لیے دعا سکھلائی ہے نہ کہ امام ضامن کا روپیہ باندھنا۔ دعا کے آخری الفاظ یوں ہیں:

(اَللّٰھُمَّ أَنتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالخَلِیفَةُ فِی الأَہلِ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِکَ مِن وعثَاءِ السَّفَرِ، وکآبةِ المنظَرِ، وَسُوءِ المُنقَلَبِ فِی المَالِ وَالأَہلِ) (مسلم، الحج، استحباب الذکر اذارکب دابته۔۔، ح: 1342)

''اللہ!تو ہی سفر میں رفیق اور گھر والوں میں نائب ہے۔ اللہ!میں سفر کی مشقت سے، مال اور اہل میں منظر کے غم سے اور ناکام لوٹنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

مقیم و مسافر ہر کسی کا محافظ اور ضامن اللہ ہی ہوتا ہے۔ شریعتِ بیضاء میں مسافر کی مقیم کے لیے اور مقیم کی مسافر کے لیے دعا سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوجاتی ہے۔ مسافر سفر پر نکلتے وقت مقیم کے لیے یوں دعا کرے:

(استودعک اللہ الذی لا یضیع ودائعہ) (مسند احمد 403/2، ابن ماجہ، ح: 2825)

''میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔''

اور مقیم مسافر کے لیے یوں دعا گو ہو:

(أَستَودِعُ اللّٰہَ دِینَکَ وَأَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیمَ عَمَلِکَ) (ابن ماجہ، الجہاد، تشییع الغزاۃ وودا عھم، ح: 2826)

''میں آپ کے دین، آپ کی امانت اور اعمال کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

جب یعقوب علیہ السلام سے بیٹوں نے کہا:

فَأَرسِل مَعَنا أَخانا نَكتَل وَإِنّا لَهُ لَحـٰفِظونَ ٦٣ ... سورة یوسف

''تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیجیے کہ ہم پیمانہ بھر کر لائیں، اور یقینا ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

تو انہوں نے جواب دیا:

فَاللَّهُ خَيرٌ حـٰفِظًا ... ٦٤ ... سورة یوسف

''اللہ ہی بہت بہتر حافظ ہے۔''

لہذا سفر میں خیر و عافیت میں رکھنے والا امام ضامن نہیں، اللہ رحیم و کریم ہے۔

مزید برآں نذر و نیاز عبادت ہے اور تمام عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ آپ نماز میں بھی پڑھتے ہیں:

«التحيات لِلہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ» (بخاري، الاذان، التشهد فى الاخرة، ح: 831)

''زبان کی عبادتیں، بدنی اور مالی عبادات اللہ ہی کے لیے ہیں۔''

تو اگر کوئی شخص کسی اور کے لیے نذر و نیاز مانتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل إِنَّ صَلاتى وَنُسُكى وَمَحياىَ وَمَماتى لِلَّهِ رَبِّ العـٰلَمينَ ١٦٢ لا شَريكَ لَهُ ... ١٦٣ ... سورة الانعام

''آپ فرما دیجیے کہ بالیقین میری نماز، میری ساری عبادت، میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔''

ملحوظہ: معلوم نہیں کہ اب بھی لوگ امام ضامن کا ''روپیہ'' ہی باندھتے ہیں یا روپے کی قیمت گرنے کی وجہ سے پچاس سو، پانچ سو، ہزار یا پانچ ہزار کا نوٹ استعمال کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ دیگر ممالک کے جہلاء اس مذموم مقصد کے لیے پاکستانی کرنسی درآمد کرتے ہیں یا پھر ڈالر، پونڈ وغیرہ سے ہی کام چلا لیتے ہیں!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

شرک اور خرافات، صفحہ: 68